بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال وجواب

انقرہ، ترکی میں روسی سفیر کے قتل کے پیچھے کون ہے؟

سوال: 19 دسمبر 2016 کو ایک سیکیورٹی اہلکار نے ترکی میں مقیم روسی سفیر کو ترکی کے دارلحکومت انقرہ میں اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا جب انقرہ کی آرٹ گیلری میں روسی سفیر کی تقریر نشر ہو رہی تھی اور سب نے اس کے قتل کے منظر کو دیکھا۔ ترک حکومت نے کہا ہے کہ اس حملے کے پیچھے فتح اللہ گلین کا ہاتھ ہے۔ اس الزام کی کیا حقیقت ہے اور اس حملے کے پس پشت کون سے عزائم کار فرما ہیں؟ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

جواب: اس معاملے کے جواب میں ضروری ہے کہ اس واقعہ سے متعلق مندرجہ ذیل پہلوؤں کو جانا جائے۔

سب سے پہلے واقعہ کی حقیقت کیا ہے:

1۔ کچھ عرصے قبل جو کچھ حلب (Aleppo) میں ہوا وہ مسلمانوں کے لئے واقعی بڑا غمگین سانحہ تھا جو ان کے ہوش وحواس اڑانے کے لئے کافی تھا کہ وہ اس کے ردعمل میں جذباتی طور پر کچھ کر بیٹھیں۔ شام میں اسلام اور مسلمانوں کے اوّلین دشمن امریکہ کے منصوبے کو تکمیل تک پہنچانے، وہاں امریکہ کے خادموں یعنی روس اور ظالم وجابر بشار الاسد اور اس کے گروہ کے جرائم اور مسلسل غداری کے مرتکب ہونے والے ایران اور اس کے لبنانی گروہ حزب اللہ اور اس کے حمایتیوں کے ساتھ شام کے مسلمانوں کے کشت وخون میں شامل ہونے کی وجہ سے ترکی کے صدر رجب طیب اردوان کی غداری کھل کر سامنے آگئی ہے۔

2۔ سفیر کو قتل کرنے کے بعد آفیسر نے اسلامی نعرے لگائے جس میں اس نے عربی میں کہا کہ "ہم وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مرتے دم تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہوا ہے"، پھر اس نے ترکی زبان میں کہا کہ "حلب کو فراموش مت کرنا، شام کو فراموش مت کرنا، اللہ اکبر" اور اس کو بار بار دوہراتا رہا جو ظاہر کرتا ہے کہ حلب میں جو ہوا اور جو کچھ شام کے مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے اُس سے وہ متاثر ہوا تھا اور اس نے کہا: "حلب اور شام میں ہونے والے مظالم میں جس جس کا ہاتھ تھا ہر ایک اس کی قیمت چکائے گا"۔ مزید اس نے کہا "جب تک ہمارے ملک محفوظ نہیں ہیں تو تم بھی امن نہیں دیکھ سکو گے" (نیوز ایجنسیاں، 19 دسمبر 2016)۔ گویا کہ وہ یہ پیغام امریکہ، روس، ان کے اتحادی اور ان کی مددگار مملکتوں کو پہنچانا چاہتا تھا جنہوں نے شام کو برباد کیا اور مسلم ممالک پر حملے کیے اور یہ پیغام دیا کہ ان کے جرائم امت سے بھلائے نہ جاسکیں گے اور انشاء اللہ وہ دن آکر رہے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔

3۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ سرکاری افسران نے آفیسر کو زندہ پکڑنے کی کوشش نہیں کی اور اس کو قتل کر دیا جو دانستہ طور پر کیا گیا قتل معلوم ہوتا ہے اور ترکی کی جابر حکومت کو ڈر ہوا کہ اگر اس کو قید کر کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا تو وہ حلب اور شام کے حوالے سے اور حکمرانوں کی غداری بالخصوص اردوان کی دغابازی کے خلاف نعرے بازی کرتا رہے گا، جو اردوان کے لیے پشیمانی کی بات ہو گی کیونکہ اس نے حلب کو مسلمانوں کے دشمنوں کے حوالے کر دیا تھا۔ چنانچہ اس امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ آفیسر کے قتل کا حکم اردوان کی جانب سے آیا ہو تاکہ اس کو پشیمانی کا سامنا اور نتائج جھیلنے نہ پڑ جائیں خاص طور پر جبکہ اس کو زندہ گرفتار کیا جاسکتا تھا اور بڑی تعداد میں حفاظتی دستوں نے اس مقام کو گھیر لیا تھا، اگرچہ اس آفیسر نے کہا تھا تم مجھے زندہ گرفتار نہیں کر سکتے تاکہ اپنی مضبوط پوزیشن جتلائے اور اپنی بے خوفی کو ظاہر کر سکے۔ اناطولیہ نیوز ایجنسی نے 12 دسمبر 2016 کو بتلایا کہ "استغاثہ کے وکیل اُس وجہ کی کھوج لگا رہے کہ ترک اسپیشل فورسز نے اس شخص کو گرفتار کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی جبکہ انہوں نے آرٹ نمائش کے مقام کو گھیر لیا تھا اور پھر حملہ آور آفیسر Mevlut Altintas کو قتل کیا گیا جب وہ زندہ تھا"۔

اس کو گرفتار نہ کئے جانے پر اردوان کو پشیمانی ہوئی تو اس نے آفیسر کے قتل کے لئے حفاظتی اہلکاروں کا یہ کہتے ہوئے دفاع کیا کہ "آفیسر کو گرفتار نہیں کیا گیا اس پر چہ مہ گوئیاں کی جارہی ہیں اور دیکھو کیا ہوا جب بیمکاس کے حادثہ میں سیکوریٹی اہلکاروں نے ایک حملہ آور کو زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی"، حالانکہ یہ حادثہ بیمکاس جیسا حادثہ نہیں ہے کیونکہ یہاں پر واحد ایک آفیسر نے نعرہ لگاتے ہوئے دشمن ریاست یعنی روس کے نمائندہ پر تنہا انفرادی حیثیت میں آپریشن کو انجام دیا ہے جو رات دن مسلمانوں کو شام میں قتل کر رہا ہے اور کافرانہ اقتدار اور اس کے ظالم سرغنہ بشارالاسد کو بچانے کے لئے ان کے ملک شام کو بمباری کے ذریعے برباد کر رہا ہے۔ حلب میں جو کچھ ہوا اس نے عام طور پر مسلمانوں کو تڑپا کر رکھ دیا ہے اور آفیسر کے نعرہ اور تکبیر کے پیچھے یہی غم و غصہ تھا، جبکہ بیمکاس کے آپریشن کے پیچھے قوم پرست کُرد سیکولر تنظیم کا ہاتھ تھا جس کا اسلام سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے اور اس کے مقاصد اور اہداف اسلام سے بہت دور ہیں اور یہ تنظیم سیاسی طور پر استعماری طاقتوں سے ملی ہوئی ہے لہٰذا ان دونوں واقعات کو ملا کر دیکھنا معاملات کو گڈمڈ کرنے کی طرح ہے جو کسی بھی اعتبار سے ثبوت کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ جو ایسا کرے ہو اس سے اس کی نااہلی یا پھر دھوکہ دہی کا راز فاش ہوتا ہے۔

دوئم: اس واقعہ کے رد عمل

1۔ امریکہ کو روسی سفیر کے مارے جانے پر تشویش ہوئی۔ روس کو امریکہ نے ہی شام میں اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے متعین کیا تھا اور اس کے متعلق دونوں آپس میں متفق ہیں اور تعاون کے ساتھ اپنی چالوں کو انجام دیتے آئے ہیں۔ امریکی سیکریٹری خارجہ جان کیری نے اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "امریکہ آج انقرہ میں ہونے والے روسی سفیر آندرئی کارلوف کے قتل کی مذمت کرتا ہے" (رائٹرز، 19 دسمبر 2016)، اور اس کو "نہایت گھناؤنا حملہ" بتلاتے ہوئے اعلان کیا کہ "امریکہ روس اور ترکی کے ساتھ اس حملے کی تفتیش کے لئے تیار ہے"۔ وہیں امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان کربی نے جاری کردہ بیان میں کہا کہ "ہم اس تشدد کی واردات کی شدید مذمت کرتے ہیں خواہ یہ کسی کی بھی جانب سے ہوا ہو، ہم سفیر اور اس کی فیملی کے ساتھ غم میں شریک ہیں"۔ وہائٹ ہاوس کے ترجمان اور امریکی محکمہ دفاع اور منتخب صدر ٹرمپ کی ٹیم کی جانب سے بھی اس قتل کے واقعہ کی مذمت کی گئی اور یہ کہ امریکہ اور روس ایک ساتھ کھڑے ہیں۔

2۔ اردوان جو کہ امریکہ کا حمایتی ہے جس نے امریکہ کے اشاروں پر روس کے ساتھ اتحاد کیا تھا اور وہ بھی نہیں چاہتا کہ روس کے ساتھ اس کے تعلقات پر اس واقعہ کا بُرا اثر پڑے اور پہلے ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح اردوان نے ترکی کی فضاء میں داخل ہونے والے روسی طیارے کو مار گرائے جانے کے معاملہ کا تصفیہ کیا اور روسیوں سے اس پر معافی بھی مانگی اور بالآخر اپنی دغابازی کی حدوں کو بھی سب کے سامنے کھول دیا جب اس نے حلب کے شامی انقلابیوں کو دھوکہ دے کر حلب سے باہر بلایا تاکہ اس تعلق سے پچھلے سال اگست میں بنائے گئے امریکی منصوبے پر راضی ہو کر اللہ کے دشمن پوٹن کے ساتھ منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جاسکے اور حلب کو بشارالاسد کے حوالے کیا جاسکے اور اردوان کا اِس سازش سے متفق ہونے کے راز کو خود پوٹن نے افشاء کر کے اپنے اتحادی کو بے نقاب کر دیا تاکہ اردوان اپنے جھوٹے ہیروازم کی بڑ نہ مان سکے جس کے بعد اردوان نے ذلت اختیار کرتے ہوئے چاپلوسی کے ساتھ اگست میں سینٹ پیٹرزبرگ میں پوٹن کے ساتھ اس معاہدے کے تعلق سے ہوئی اپنی ملاقات کے بارے میں کہا کہ پوٹن ایک اتحادی اور زبردست دوست ہے اور پھر روسی سفیر کے قتل کے دوسرے دن اردوان نے بیان دیا کہ "وہ اپنے روسی ہم منصب پوٹن کے ساتھ شامی فائل (شامی بحران کے امریکی حل) پر متفق ہیں اور اس معاملے میں روسی سفیر کے قتل کے باوجود روس کے ساتھ ہمارا تعاون جاری رہے گا" اور بیان دیا کہ "ہم روسی صدر کی رائے کے ساتھ ہیں کہ ہمارا تعاون روس کے ساتھ مختلف میدانوں میں ہے بالخصوص شام کے حل میں ہمارا روس کے ساتھ تعاون اس قتل کی وجہ سے متاثر نہیں ہونا چاہیے" (الجزیرہ، 20 دسمبر 2016)۔ اور ساتھ ہی اردوان کے وزیر خارجہ کاوسوغلو کا روسی وزیر خارجہ لاوروف کے ساتھ ماسکو میں ملاقات کے بعد یہ مشترکہ بیان آیا کہ "ترکی اور روس شام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے جب تک وہ شام میں اور دیگر جگہوں پر سیاسی حل تک نہیں پہنچ جاتے"، اور دونوں نے تسلیم کیا کہ سفیر کا قتل "دونوں فریقین کے آپس کے تعلقات کو خراب کرنے کی خاطر تھا"۔ پوٹن نے بیان دیا کہ "یہ آپریشن اشتعال دلانے کے لئے تھا جس کا مقصد فریقین یعنی روس اور ترکی کے باہمی تعلقات کو استوار

ہونے اور شام میں امن کی بحالی کو روکنا تھا"۔ روسی صدر کے ترجمان پیسکوف نے اعلان کیا کہ "دونوں صدور حملے کی تفتیش کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی کی تشکیل پر متفق ہیں"۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں ہی فریق یعنی روس اور ترکی اس واقعہ کے متعلق اتفاق رائے رکھتے ہیں اور امن کے حصول یا پُرامن حل کے نام پر آپس میں مل کر شام کے انقلاب پر کاری ضرب لگانے کے لئے تعاون کرنے کی خاطر پر عزم ہیں۔ ترکی اور روس اور ایران کے وزرائے خارجہ نے روسی سفیر کے قتل ہونے کے اگلے دن ایک اجلاس منعقد کیا اور مشترکہ بیان میں شام پر ایک سیکولر اقتدار کے برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا اور مشترکہ طور پر اس کے عزم کو ظاہر کیا۔

3۔ مزید براں یورپ بھی شامی انقلاب اور اسلام کی شام میں واپسی کا شدید مخالف ہے اور اس نے امریکہ کا ساتھ دیا ہے اور شام میں ایک سیکولر اقتدار کو برقرار رکھنے اور وہاں سیاسی حل کو نافذ کرنے کی منظوری دی تھی جب اس نے 14 دسمبر 2015 کو ویانا کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ اس کے علاوہ یورپ نے روس اور امریکہ کے ساتھ شام کے متعلق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کو بھی منظور کیا تھا، یورپ چاہتا تھا کہ شامی بحران اور اس کے سیاسی عمل میں اس کا بھی کردار ہو اور وہ بین الاقوامی سطح پر الگ تھلگ نہ رہ جائے۔ یورپ روس اور امریکہ کی طرح ہی اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے جو اسلامی اقتدار کی واپسی کے خلاف کمربستہ ہو کر اسلام کے خلاف جنگ میں شامل ہے۔ یوروپین یونین کے خارجی امور کے سربراہ فیڈریکا موغرینی نے روسی سفیر کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے بیان دیا کہ "مجھے اس ناقابل یقین واردات پر بڑا صدمہ ہوا" (الجزیرہ۔ نیٹ 20 دسمبر 2016)۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ میں برطانوی سفیر Matthew Rycroft نے بھی ترکی میں روسی سفیر کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا اور بیان دیا کہ "برطانیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں روس کے ساتھ شام اور اس کے باہر تعاون کرنے کو تیار ہے" (الجزیرہ۔ نیٹ 20 دسمبر 2016)۔ اور برطانوی وزیر خارجہ بورس جانسن نے بیان دیتے ہوئے اس حملے کو بزدلانہ اور نفرت کے لائق قرار دیا (رشیا ٹوڈے، 20 دسمبر 2016)۔ جرمنی میں بھی روسی سفیر کے قتل کی مذمت کی گئی، جرمن چانسلر انجیلا مرکل کے ترجمان اسٹیفن سیبارٹ نے پیر کی شب کو ٹویٹ میں کہا "قتل کی خبر بڑی افسوسناک ہے اور جرمن حکومت اس جنونی قتل کی شدت سے مذمت کرتی ہے" (الجزیرہ۔ نیٹ 20 دسمبر 2016)۔ اور فرانسیسی وزیر خارجہ Jean-marc Ayrault نے کہا کہ "تشدد اور دہشت گردی کا کوئی جواز نہیں ہے" اور سفیر کے خاندان کی خاطر اپنے تعزیتی کلمات کا اظہار کیا اور روس اور ترکی کے لئے اپنی حمایت ظاہر کی۔ (الجزیرہ۔ نیٹ 20 دسمبر 2016)۔

4۔ اردوان کی جانب سے فتح اللہ گلین پر اس قتل کا الزام لگانا درست نہیں ہے۔ 21 دسمبر 2016 کو اردوان نے ایک بیان دیا کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلح گن بردار جس نے انقرہ میں روسی سفیر کا قتل کیا ہے وہ فتح اللہ گلین کے دہشت گرد نیٹ ورک کا حصہ تھا اور اس کی عبادات اور تعلیم سب اس کے گلین نیٹورک سے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں" (رائٹرز، 21 دسمبر 2016)۔ اس طرح کا الزام کوئی نیا نہیں ہے اور ترک حکومت کے سربراہ اردوان کی جانب سے مختلف واقعات کی سچائی کو چھپانے کے لئے بار بار اس قسم کا الزام اس تنظیم پر لگایا جاتا رہا ہے جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے گلین کی تنظیم پر اردوان نے ترکی میں بغاوت کا الزام لگایا تھا تاکہ اس کی آڑ میں برطانوی ایجنٹوں کا صفایا کر سکے جنہوں نے 15 جولائی کو ترکی میں بغاوت کی کوشش کی تھی۔ گلین نے بھی روسی سفیر کے قتل کی مذمت کی جیسا کہ گلین موومنٹ کے ترجمان Alp Aslandogan نے بتلایا کہ "فتح اللہ گلین روسی سفیر کے قتل کی مذمت کرتے ہیں اور اس کو اہانت آمیز عمل بتلایا اور ترک حکومت کی جانب سے گلین موومنٹ پر قتل کے الزام کو مضحکہ خیز بتلایا" (رائٹرز، 20 دسمبر 2016)۔

یہ بات سمجھنے کے لئے بڑی اہم ہے گلین موومنٹ اور اس کے سربراہ فتح اللہ گلین اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنے پاس کوئی غیرت نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ انہوں نے مشرقی وسطی میں یہودی ناپاک وجود کی جانب سے ماوی مرمرا پر کی گئی پر تشدد کاروائی اور 10 ترک افراد کے قتل کی حمایت کی تھی اور یہ یہودیوں سے رابطہ استوار رکھتے ہیں اور ان کو اپنی طرح کا مومن سمجھتے ہیں اور واقعتاً یہ موومنٹ نہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اور نہ ان کے مسائل سے کوئی ہمدردی رکھتی ہے اور نہ ہی کسی اسلامی مسئلہ پر یہ کام کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی اسلامی کاز کی انہوں نے حمایت کی ہے۔ یہ اسلامی خلافت کے منصوبے کے خلاف ہے اور اس کا مذاق اڑاتی ہے اور اس کے لئے کام کرنے والوں سے لڑتی ہے۔ یہ موومنٹ 2013 کے آخر تک اردوان کے ساتھ

تھی لیکن بعد میں امریکی آقاء کے مفادات کو پورا کرنے کی دوڑ میں اردوان سے اختلافات کی وجہ سے دوری بن گئی، یہ اردوان ہی کی طرح ایک امریکی ایجنٹ ہے جو امریکی مفاد کے لئے کام کرتا ہے اور اردوان اور اس کی جماعت کی طرح ہی سیکولرزم اور جمہوریت جیسے امریکی منصوبوں کو اختیار کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ یہ مسلمانوں کی حمایت نہیں کرتا اور نہ ہی مسلمانوں کے مفاد اور ان کی حفاظت اور ان کے مسائل سے کوئی ہمدردی رکھتا ہے چنانچہ گلین مووومنٹ کی جانب سے استعماری کفار کے خلاف کاروائی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی روس نے گلین مووومنٹ پر اس کا الزام لگایا ہے بلکہ قتل کے پیچھے گلین مووومنٹ کے کردار کے حوالے سے ترکی کی جانب سے آئے تبصرے کے جواب میں روس کے صدارتی ترجمان پیسکوف کا بیان آیا کہ "یہ کہنا بڑی جلد بازی ہوگی کہ سفیر کے قتل کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور سفیر کا قتل ترکی کی عزت پر لگا داغ ہے"(رشیا ٹوڈے، 21 دسمبر 2016)، جس کے بعد اردوان نے آفیسر کے خاندان سے اس کا انتقام لیا اور حکم دیا کہ آفیسر کے باپ، ماں اور بہنوں اور دیگر رشتہ دار اور دوستوں کو گرفتار کیا جائے اور گرفتاریوں کی تعداد بڑھ کر 13 ہوگئی ہے جبکہ اردوان روسی صدر سے تعزیت کی خاطر تعلق بنائے ہوئے ہے۔

سوئم: قتل کے پیچھے کار فرما عزائم

حقیقت جو واقع ہوئی اور مختلف فریقین کی جانب سے جو ردعمل سامنے آیا اس کو دیکھنے سے "**صاف ظاہر ہے کہ آفیسر نے عمل تنہا انجام دیا اور اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے نہیں تھا اور اس کا یہ عمل روس کی جانب سے شام میں کیے گئے مظالم کے ردعمل میں تھا اور اس کے پیچھے اسلامی جذبات کار فرما تھے اور ہم اللہ کے سامنے کسی کی سفارش نہیں کرتے، اللہ اس پر اپنی رحمت کرے اور اس کے خاندان کو صبر سے نوازے کہ (إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ) کہ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (البقرۃ 153)**"

ہم اللہ العزیز الحکیم سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کرب و پریشانی سے نجات دے اور انہیں اپنی نصرت عطاء کرے تاکہ اسلامی خلافت کا قیام ہو سکے جس کے بعد ہر استعماری کافر اور ہر جابر حکمران اور ہر منافق شیطان اس سزاء کا مزہ چکھے جس کے وہ لائق ہے اور ان کو ماننے والوں کے لئے ان کو نشان عبرت بنا کر چھوڑے اور ہر مظلوم کو انصاف عطاء کرے اور جنہوں نے نقصان اٹھایا انہیں راحت دے۔

(وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاء وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ)

"اور اس دن مومن اپنے رب کی نصرت پا کر شادمان ہوں گے کہ وہ اپنی نصرت جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ طاقتور اور رحیم ہے"(الروم: 4-5)۔

26 ربیع الاول 1438 ہجری

25 دسمبر 2016 عیسوی